بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت میاں عبدالملک سجاوندی رحمة اللہ علیہ

وحید اشرف

صاحبِ ''سراج الابصار'' حضرت میاں سید عبدالملک سجاوندی قوم مہدویہ میں ،تصنیف سراج الابصار کی وساطت سے معروف ہیں ۔اس کا یہ مطلب ہرگزنہیں کہ اگر سراج الابصار تصنیف نہیں کی ہوتی تو آپؒ معروف نہ ہوتے ۔کوئی اعتراف ،خدمات کے لئے ہے،کوئی اعتراف ،قوم پر احسان کے لئے ہے،کوئی اعتراف اخلاقِ حسنہ کے لئے ہے تو کوئی اعتراف زہدوتقویٰ ،ذکروعبادت ،محبت وانکسار ،صلۂ رحمی کے لئے ہے ۔کسی شخصیت کے اجتماعی اعتراف کی کوئی نہ کوئی وجہ کا ہونا شرط ہے ۔حضرت میاں سید عبدالملک سجاوندیؒ ،اگر علی متقی کے رد میں ''سراج الابصار'' نہ لکھی ہوتی تو بھی قوم میں آپؒ کی معروفیت کے لئے تمام مثبت توجیہات کے آپؒ حامل تھے ۔

میاں سید عبدالملک سجاوندی حسینی سادات ہیں آپؒ کا سجرۂ نسب اُنیس (۱۹) واسطوں سے حضرت علیؓ کرم اللہُ وجہہُ سے جاملتا ہے ۔

۱۔امیرالمومنین اسداللہ الغالب حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ ُوجھہ ُ، رضی اللہ ُتعالیٰ ،سلام اللہ ُعلیہ

۲۔سیدالشہداء امام المومنین حضرت سیدنا حسین رضی اللہ عنہ

۳۔حضرت امام سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ

۴۔حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ

۵۔حضرت امام جعفر الصادق رضی اللہ عنہ

۶۔حضرت خواجہ طیجا مون سجاوندی رحمة اللہ ُعلیہ

۷۔حضرت خواجہ یونس رحمة الله ُعلیه

۸۔حضرت حاجی صمد رحمة الله ُعلیه

۹۔حضرت حاجی معین رحمة الله ُعلیه

۱۰۔حضرت حضرت حاجی شاہ نظام رحمة الله ُعلیه

۱۱۔حضرت شاہ جلال الدین رحمة الله ُعلیه

۱۲۔حضرت شاہ قطب الدین رحمة الله ُعلیه

۱۳۔حضرت شاہ نور محمد رحمة الله ُعلیه

۱۴۔حضرت شاہ بالیس رحمة الله ُعلیه

۱۵۔حضرت شاہ بُرہان رحمة الله ُعلیه

۱۶۔حضرت شاہ نور محمد رحمة الله ُعلیه

۱۷۔حضرت شاہ عبدالملک رحمة الله ُعلیه

۱۸۔حضرت شاہ عبدالمجید رحمة الله ُعلیه

۱۹۔حضرت میاں سید عبدالملک سجاوندی رحمة الله ُعلیه (مصنّف سراج الابصار)

آپؒ کے جد حضرت خواجہ طیجاؒ بن امام جعفرِ صادقؑ سجاوند کے رہنے والے تھے یا سجاوند کو اپنا مسکن بنایا تھا۔جیسا کہ ہماری قدیم کتابوں میں سجاوند کو، روم عراق یا شام کا قریہ بتایا گیا ہے وہ صحیح نہیں ہے یا پھر اُس زمانے میں یہ، ان ہی میں سے کسی ملک کا قریہ رہا ہو۔سجاوند لفظ سے ظاہر ہے کہ یہ فارسی لفظ ہے۔سرچ انجن .انٹرنیٹ سے معلومات پر اس بات کی تصدیق ہوتی ہے کہ سجاوند ایران کا ایک صوبہ ہے۔سرچ انجن کے تحت

Map, weather, and air port about Sijavand,Iran page.Other names:Sejavand,Sajavand,Sajawand,Sijavand...Sajavnd/iran پتہ پر google.com۔

استفسار پر سجاوند سے متعلق بہت ساری معلومات حاصل ہوسکتی ہیں۔اسی ذریعہ سے معلوم ہوا کہ نعت گوی کی ''آقادیا محفلانِ سجاوند'' کے تحت ابراھیم خیل،خراسان،افغانستان اور،روس میں نعت گوئی کی محفلیں منعقد ہوتی ہیں۔

شاہ عبدالملکؒ کے والد شاہ عبدالمجیدؒ نے سجاوند سے ہندوستان کی طرف ہجرت کی ۔ ہندوستان میں انہیں گجرات کی شائستگی،ایمان کی وارفتگی،زبان کی حلاوت اورتہذیب زیادہ پسند آئی۔اسی لئے گجرات کو اپنا مسکن بنالیا۔آپ کے ارکان خاندان کے بزرگ علوم دینی و دنیاوی سے بہرہ ور تھے۔شاہ گجرات نے آپ کے بزرگوں کو جلیل القدر عہدوں کے ساتھ وظائف بھی مقرر کر رکھے تھے۔

شاہ عبدالمجیدؒ سجاوندی کے دوفرزند تھے ایک میاں عبدالملکؒ جن کا ہم ذکر کر رہے ہیں اور دوسرے میاں عبدالغفور سجاوندیؒ۔میاں عبدالملکؒ سجاوندی کئی علوم میں کامل دسترس رکھتے تھے۔آپؒ کے فضل وکمال کی شہرت ملک گجرات میں بہت تھی ۔شاہان گجرات کے پاس بھی آپؒ کی بڑی قدرومنزلت تھی ۔یہی سبب ہے کہ،موضع بڈھاسن،جوقصبۂ کڑی میں واقع ہے،میاں عبدالملکؒ کوعطا کیا۔ آپؒ نے اسی قصبہ میں سکونت اختیار کی۔

اپنے علم وفضل سے علماء،فضلاء،مفتیان اور امراء وسلاطین کو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا۔یہی نہیں حضرت مہدی علیہ السلام نے حضرت شاہِ دلاورؓ کو یہ بشارت بھی دی کہ میاں دلاورؓ تمہارے پاس علمائے ظاہری و باطنی دونوں آتے رہیں گے۔اور فرمایا کہ تمہارے آگے علمائے باللہ اپنے زانوں تہہ کریں گے۔حضرت امام علیہ السلام کی پیشن گوئی کیسے رد ہوسکتی ہے۔

حضرت امام علیہ السلام کے وصال کے بعد حضرت سید محمود ثانی مہدیؓ کے ہمراہ حضرت شاہ دلاورؓ بھی گجرات تشریف لائے اور احمد آباد میں اپنا دائرہ قائم کیا۔حضرت امام علیہ السلام کی پیشن گوئی کے مطابق میاں عبدالملکؒ سجاوندی کا،حضرت شاہ دلاورؓ کے دائرہ میں آنا شروع ہوا۔آپؒ حضرت شاہ دلاورؓ کے بیان قران،حسن اخلاق،کشف مغائبات اور بیان وکلام اور اوصاف حمیدہ سے اس قدر

متاثر ہوئے کہ مہدیت کی تصدیق کا شرف حاصل کیا۔آپؓ کے ہاتھ پر بیعت اور ترکِ دنیا کے فرض کی تکمیل کی اور ہمیشہ آپ کی صحبت اختیار کرنے کا ارادہ ظاہر کیا۔شاہِ دلاورؓ نے عرض کیا کہ میاں ملک تم کیوں کر میری صحبت میں رہ سکتے ہو؟ میاں عبدالملکؒ نے سبب دریافت کیا کہ کیا امر مانع ہے؟ حضرت شاہ دلاورؓ نے عرض کیا کہ میاں تم عالم الاکمل ہو۔یہ فقیر امّی ہے قُل کو کُل کہتا ہوں۔تم کو شکوک گھیر سکتے ہیں۔میاں عبدالملکؒ نے فریا کہ میاں آپ کا کُل میرے قُل پر افضل ہے۔میں امیدوار نعمت باری تعالیٰ ہوں میں بھی قُل کو کُل ہی کہوں گا اور اسی کو حق جانوں گا۔

میاں عبدالملکؒ سفر اور حضر میں ہمیشہ حضرت شاہِ دلاورؓ کے ساتھ ہی رہے اور اپنے مرشد کی کمال خوشنودی حاصل کی۔حضرت مہدیؑ کی بشارت، کہ میاں دلاورؓ کے آگے وقت کے علما کبار زانوں تہہ کریں گے،شاہِ دلاورؓ نے اسی بشارت کے تحت آپؒ کو عالم باللہ فرمایا۔

''سراج الابصار کی وجہ تالیف'':- شیخ علی متقی حضرت شاہِ دلاورؓ کا بیان سننے اُن کے دائرہ میں آیا کرتے تھے۔بالآخر اُنہوں نے بعد از تصدیق مہدیؑ ،حضرت شاہِ دلاورؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔ایک دن حسب معمول شاہِ دلاورؓ بیان کر رہے تھے،کسی بات پر اس (علی متقی) نے اس بیان کے چند پہلوؤں کو اپنے اوپر طعن سمجھا اور اُٹھکر فوراً دائرہ سے چلے گئے۔اس وقت علی متقی معمولی تعلیم یافتہ تھے۔اس زمانے میں برہان پور علماؤں کا مرکز رہا کرتا تھا علی متقی وہاں حصول علمِ دین کے لئے پہنچ گئے اس سے مقصد یہی تھا کہ مذہبِ مہدویہ کی رد میں کچھ لکھ سکیں۔بعد از حصولِ علم مکہ معظّمہ کا قصد کیا کہ وہاں اپنے علم سے شہرت حاصل کی جاسکے اور مذہبِ مہدویہ پر تنقید بھی ان کا مقصد تھا۔مکہ معظّمہ میں **کنز العمال** ،اور سندِ احادیث میں چھ جلدیں، **صوائق محرقه فی رد الد وافض** ، **رسالہ جر الثقيل فی سلوک المعيل** وغیرہ لکھی۔اور مصنفین کی سند حاصل کی۔اس کے بعد اپنے اصل ہدف پر رسالہ ''ردالمہدی'' لکھا،اور یہ رسالہ گجرات کی طرف بھیجدیا تاکہ اس کا جواب منگوایا جاسکے۔

جب یہ رسالہ حضرت میاں شاہِ دلاور رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا تو آپ نے میاں عبدالملک سجاوندی

رحمۃ اللہ ُعلیہ سے فرمایا کہ اس کا جواب لکھو۔میاں عبدالملکؒ نے معذورت کا اظہار کرتے ہوئے عرض کیا کہ علم پر اب وہ دسترس نہیں رہی سب بھول چکا ہوں۔حضرت شاہِ دلاور نے فرمایا کہ میاں کاغذ،قلم دوات لواور بیٹھ جاؤ اس کے جواب میں تم جو لکھنا چاہتے ہو،اور حسبِ ضرورت اس کے دلائل کے لئے جس مفسر،محدث،اور مجتہد کی طرف توجہ کرو گے امامنا حضرت مہدیٔ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ سے ان اصحاب کی روح تمہاری رہنمائی کرے گی۔اور آپ کو اپنا پنخوردہ دیا۔حسبِ الحکم آپ تیار ہوگئے اور جس کتاب کی ضرورت ہوتی،جس محدث ومجتہد کی طرف خیال کرتے فکر کی گرہیں کھُلتیں اور جو علم حاصل کیا تھا یاد آجاتا۔اس طرح بزبانِ عربی ''سراج الابصار دافع ظلم عن اھل الانکار'' بشکل رسالہ،علی متقی کے ردالمہدی کے جواب میں تصنیف ہوا۔اس کو علمائے مکہ کے پاس بھیجدیا گیا۔اس کے بعد آپ نے چنداور رسائل بدلائلِ قوی اور جمیعۃ قاطع کے ساتھ تالیف فرمائے جیسے ''رسالہ المختصر،رسالہ شانزہ(سولہ)فصل،اور رسالہ ارتقائے مہدیؑ اور شیخینؓ وغیرہ۔

حضرت سید محمود بدرالدجیٰ المحترم کی کوشش سے رسالہ ''سراج الابصار'' بزبانِ عربی من وعن مصر سے شائع ہوسکا۔جامعہ الازھر کے بعض اسکالرس نے حضرت سید محمود بدرالدجیٰ کو بتایا کہ،عبدالملکؒ سجاوندی،ان کی اپنی،عربی تصانیف کی وجہہ سے عرب دنیا میں معروف ہیں۔اوراس انکشاف پر حیرت کا اظہار کیا کہ عبدالملکؒ سجاوندی مہدوی تھے۔

(وحید اشرف۔۶؍محرم ۱۴۳۰ھ مطابق ۴؍جنوری ۲۰۰۹ء)